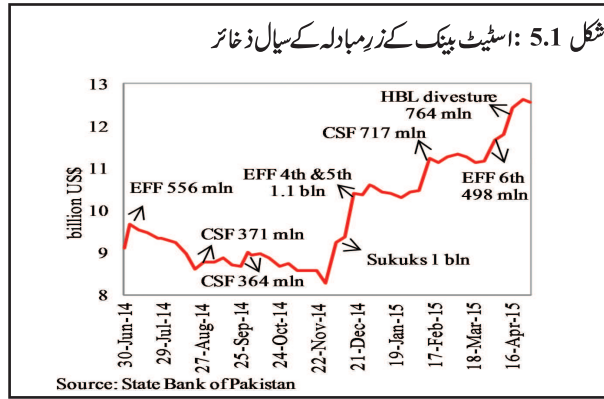


5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

جدول 5.1: بیرونی شعبے کے منتخب اظہارِے				
ملین ڈالر				
جولائی تا مارچ	تیسری سہ ماہی	مئی 14ء	مئی 15ء	مئی 15ء
2,518	642	1,102	1,887	اسٹیٹ بینک کے ذخائر (تبدیلی)
-1,639	-2,692	778	-689	جاری کھاتے کا توازن
-3,091	-3,367	61	-1,042	علاوہ اتحادی سپورٹ فنڈ
-12,923	-12,480	-3,096	-3,830	تجارتی توازن
711	741	187	295	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (خالص)
1,029	-913	301	16	آئی ایم ایف کے قرضے - خالص
13,329	11,586	4,347	3,794	کارکنوں کی ترسیلات زر
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

پاکستان کے بیرونی شعبے نے مالی سال 15ء کے پہلے 9 ماہ کے دوران نمایاں بہتری دکھائی (شکل 5.1)۔ اسٹیٹ بینک کے زیرمبادلہ ذخائر آخر مارچ تک 11.6 ارب ڈالر تک پہنچ چکے ہیں جو ملک کے تقریباً تین ماہ کے درآمدی بل کو پورا کر سکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے بین البینک سے اسٹاک خریداری جاری رکھی چنانچہ خالص عالمی ذخائر بھی مستحکم ہوئے۔ حال ہی میں بین الاقوامی ریٹنگ ایجنسیوں نے پاکستانی معیشت میں مجموعی استحکام کی توثیق کرتے ہوئے بیرونی شعبے کے خطرات پہلے کی نسبت کافی کم رہنے کی پیش گوئی کی ہے۔¹



ملک کے بیرونی کھاتے میں آنے والی اس بہتری کی بنیادی وجہ اتحادی سپورٹ فنڈ سے زائد رقوم کی وصولی، تیل کے عالمی نرخوں میں یکدم کمی، آئی ایم ایف کا تعاون، اور حکومت کا بیرونی رقوم کامیابی سے اکٹھا کرنا (صکوک کے اجرا اور حصص کی فروخت کے ذریعے) ہے (شکل 5.1)۔ اس کے علاوہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں مستحکم نمو جاری کھاتے کے لیے سہارا بنی رہی ہے۔

1 موڈیز اور ایس اینڈ پی نے بالترتیب 25 مارچ اور 5 مئی کو پاکستان کا درجہ مستحکم سے مثبت کر دیا ہے۔ یہ بنیادی طور پر بیرونی سیالیت کی مستحکم پوزیشن کی بنا پر ہوا ہے۔

اس سب کے باوجود، اگر چند منفی عوامل نہ ہوتے تو توازن ادائیگی کی مجموعی کارکردگی بہت بہتر ہو سکتی تھی۔ سب سے پہلے تو مجموعی درآمدات میں تخفیف اتی نہ ہوئی جتنی تیل کی قیمتیں گرنے کے سبب متوقع تھی، کیونکہ تیل کے علاوہ دیگر درآمدات کہیں زیادہ تیزی سے بڑھ چکی ہیں (سیکشن 5.5)۔ اس سے دراصل یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حقیقی پیداوار کے شعبے کی سرگرمی بڑھانے کے لیے درآمدی خام مال اور اشیائے سرمایہ پر پاکستان کا انحصار بڑھتا جا رہا ہے۔ دوسرے برآمدات گر گئی ہیں۔ اگرچہ یورپی یونین میں کساد بازاری سے پاکستان کی برآمدات براہ راست متاثر نہیں ہو رہیں، بلکہ پاکستان کی مصنوعات ہمارے حریف ملکوں کے حصے پر حاوی آتی جا رہی ہیں² تاہم بالواسطہ طور پر طاقتور اثرات پڑ رہے ہیں: ہمارے حریف ممالک (خصوصاً چین) ہماری کم قدر کی حامل مصنوعات کے بڑے خریدار ہیں، اور ان ممالک کی طلب معتدل ہونے سے پاکستان کی برآمدات متاثر ہو رہی ہیں (سیکشن 5.5)۔

چنانچہ بڑی حد تک پاکستان کا ساختی خسارہ اب بھی برقرار ہے۔ اسے کم کرنے کے لیے ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جو غیر ضروری رنچر پیداواری درآمدات ملک میں آنے کو روکیں (مثال کے طور پر ڈیہ بند خوراک، موبائل فون، دیگر صارفی اشیاء) جبکہ بعض اقسام کے صنعتی خام مال (مثلاً معمولی ٹیکنالوجی کی مشینری اور کیمیکلز) پر درآمدی انحصار کم کرنے کے لیے درآمد کے متبادل پر بھی غور کیا جاسکتا ہے (سیکشن 5.6)۔ برآمدات بڑھانے کے لیے یہ لازمی ہو گیا ہے کہ ایک صنعتی پالیسی وضع کی جائے جو ملک کے تزویراتی مقاصد کو واضح طور پر بیان کرتی ہو۔ جن شعبوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے ان میں ملک کے وسائل، پیداواریت اور کارگزاری، توانائی کی رسد، اور مؤثر رسدی زنجیر شامل ہیں۔

یہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے پاکستان کو اپنے دستیاب زیرمبادلہ ذخائر استعمال کرنے چاہئیں جو اس نے گزشتہ سال کے دوران جمع کیے ہیں۔ اب جبکہ پاکستان کو بین الاقوامی مالی اداروں کی حمایت حاصل ہے (جس کے ساتھ تیل کے نرخوں کے حوالے سے مستحکم صورت حال بھی شامل ہے) پاکستان کو مستقبل قریب میں توازن ادائیگی پر کسی خاص پریشانی کا سامنا نہیں ہوگا۔ تاہم یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حکومت رسدی پہلو کی رکاوٹیں دور کرنے میں جتنی تاخیر کرے گی، مستقبل کا زیرمبادلہ کا فرق گھٹانا اتنا ہی دشوار ہوتا جائے گا۔ بیرونی قرضے کی واپسی کا بوجھ عبوری مدت میں بڑھ رہا ہے۔

چنانچہ، مالکاری کو ساختی خسارہ کم کرنے کے ساتھ ساتھ، قرضہ تخلیق نہ کرنے والی رقوم، یعنی بیرونی سرمایہ کاری کی طرف بھی لانا ہوگا۔ اس طرح ملک میں نہ صرف مطلوبہ زیرمبادلہ آئے گا بلکہ مستقبل میں قرضے کی واپسی کی ملکی استعداد بھی مستحکم ہوگی۔ گزشتہ چند برسوں سے پاکستان کی اقتصادی صورت حال بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے لیے سازگار نہیں رہی ہے، تاہم حال میں کچھ پُر امید نمودار ہوئی ہے، آئی ایم ایف کے علاوہ بین الاقوامی ریٹنگ ایجنسیوں نے بھی پاکستان کا مثبت تجزیہ پیش کیا ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری پروگرام بھی ملک میں سرمایہ کاری کی بحالی میں انقلابی قدم تصور کیا جا رہا ہے۔ سب سے بڑھ کر، قبائلی علاقوں اور کراچی میں فوجی آپریشن کو سرمایہ کاروں کے سلامتی کے حوالے سے خدشات کم کرنے میں مدد دینا چاہیے۔

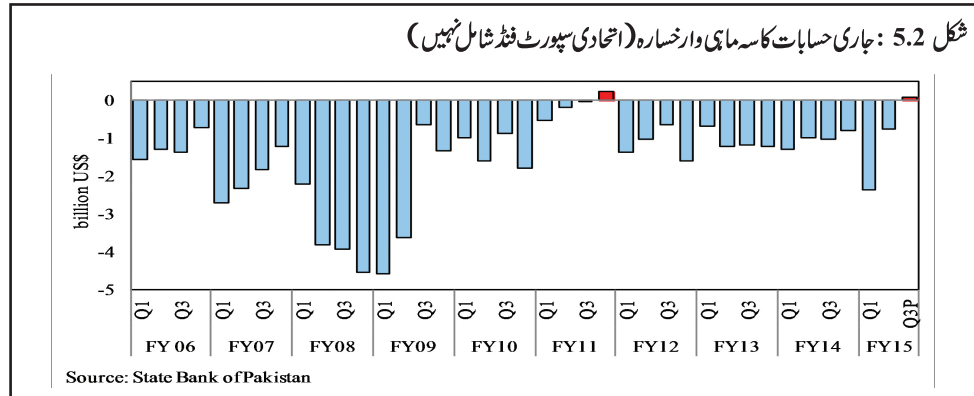
2 ای یو 28 کو پاکستان کی برآمدات جولائی تا فروری 2015ء کے دوران 6.1 فیصد بڑھ گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ای یو 28 کی مجموعی درآمدات میں پاکستان کا حصہ بھی اس مدت کے دوران بڑھا ہے (سیکشن 5.6)۔

جدول 5.2: جاری کھاتے کے اجزائے ترکیبی				
ملین ڈالر		تیسری سہ ماہی		
		مئی 15ء	مئی 14ء	مئی 15ء
جاری کھاتے کا توازن		778	-689	-1,639
I۔ تجارتی توازن		-3,830	-3,096	-12,923
برآمدات		6,279	5,933	18,120
درآمدات		10,109	9,029	31,043
II۔ خدمات کا توازن		-621	-124	-1,428
اتحادی سپورٹ فنڈ		353	717	1452
III۔ بنیادی آمدنی		-859	-840	-3,132
سودی ادائیگیاں		190	210	783
IV۔ ثانوی آمدنی		4,621	4,838	15,844
کارکنوں کی ترسیلات زر		3,794	4,347	13,329
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

5.2 جاری کھاتہ

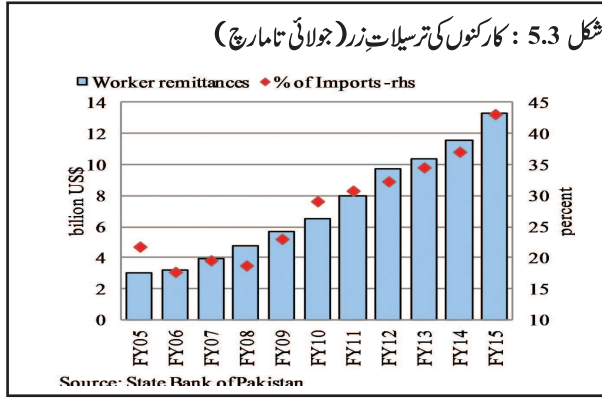
جولائی تا مارچ مئی 15ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ تیزی سے کم ہوا (دیکھیے جدول 5.2)۔ یہ بہتری بنیادی طور پر تیسری سہ ماہی میں ظاہر ہوئی جب 778 ملین ڈالر کی فاضل رقم کا اندراج ہوا۔

تیسری سہ ماہی میں فاضل رقوم کا اہم سبب تین عوامل ہیں: (i) اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت فروری 2015ء میں 717 ملین ڈالر کی آمد، (ii) رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں سال بسال 15 فیصد اضافہ اور (iii) تیل کے درآمدی بل میں تیزی سے کی جس سے تجارتی خسارہ رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران سال بسال 19.2 فیصد کم ہو گیا۔ گذشتہ ایک دہائی میں یہ صرف دوسرا موقع ہے کہ جاری کھاتے میں کسی بھی سہ ماہی کے دوران فاضل رقم آئی، پچھلی بار مئی 11ء کی چوتھی سہ ماہی میں ایسا ہوا تھا جب کپاس کی ریکارڈ بلند قیمتوں نے ملکی ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ کر دیا تھا (شکل 5.2)۔



مئی 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارے میں کمی کا بنیادی سبب ملک کے درآمدی بل میں تیزی سے ہونے والی تخفیف ہے جس نے کمزور برآمدی کارکردگی کی تلافی کر دی۔ درآمدات میں، تیل کے عالمی نرخوں میں تیز رفتار کمی نے پیٹرولیم بل گھٹانے میں مدد دی تاہم پیٹرولیم کے علاوہ دیگر درآمدات گذشتہ سال سے بھی زائد رہیں۔³ ملک میں تعمیرات اور موٹر گاڑیوں کے شعبے فعال ہونے کی پناہ اسٹیل اور

3 کسٹم کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا مارچ مئی 15ء کے دوران تیل کے علاوہ درآمدات سال بسال 13.5 فیصد بڑھی ہیں جبکہ مئی 14ء کی اسی مدت کے دوران ان میں صرف 1.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تیل کے علاوہ درآمدات گذشتہ پانچ سال کے دوران اوسطاً صرف 3.8 فیصد بڑھی تھیں۔



مشینری کی طلب خاص طور پر مستحکم رہی۔ جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے، چین اور بنگلہ دیش کی طرف سے سوئی خام مال کی کمزور طلب پریشانی کا باعث ہے کیونکہ ان ملکوں کی اضافہ قدر کی حامل برآمدات میں گزشتہ چند ماہ سے کمی آتی جا رہی ہے۔ پاکستان نے باسمتی چاول کی عالمی منڈی میں بھی کافی جدوجہد کی کیونکہ عرب امارات کی منڈی میں بھارتی چاول کی اقسام زیادہ مسابقت کر رہی ہیں (سیکشن 5.5)۔ اس کے علاوہ

اجناس کے نرخوں میں کمی نے بھی پاکستان کی برآمدات (خصوصاً نیفتھا، سوئی دھاگہ اور غیر باسمتی چاول) پر مثبت اثر ڈالا۔

سہ ماہی کے دوران خدمات کے کھاتے میں سب سے بڑا عامل اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کی وصولی تھی۔ تیسری سہ ماہی میں 717 ملین ڈالر کی آمد کے علاوہ پہلی سہ ماہی کے 735 ملین ڈالر ملانے سے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران خدمات کے کھاتے کو گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاص کم خسارہ درج کرنے میں مدد ملی۔⁴ خدمات کے کھاتے کے دیگر اجزاء میں بھی کچھ بہتری دکھائی دی: مسافروں اور سازو سامان کی نقل و حمل میں خسارہ گزشتہ سال سے کم رہا۔ پی آئی اے کے بیڑے میں نئے طیاروں کی شمولیت کے نتیجے میں بعض ملکی مسافر غیر ملکی فضائی کمپنیوں کو چھوڑ کر اس طرف منتقل ہوئے ہوں گے، تاہم ایندھن کے کم نرخوں سے بار برداری کی ادائیگیوں کو فائدہ ہوا۔

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں 15 فیصد نمو ہوئی جبکہ حکومت نے 5.7 فیصد سالانہ نمو کا ہدف طے کیا تھا۔⁵ ترسیلات زر کی اہمیت یہ ہے کہ ملک کے درآمدی بل کا تقریباً 43 فیصد اس سے پورا ہوتا ہے، اور ایشیا اور خدمات کے کھاتوں کا 94 فیصد خسارہ بھی ان ہی سے پورا ہوتا ہے (شکل 5.3)۔

کارکنوں کی ترسیلات زر میں مسلسل استحکام کئی عوامل کا نتیجہ ہے جن میں چند ایک یہ ہیں: (i) بیرون ملک، خصوصاً خلیج تعاون کونسل کے ملکوں کو جانے والے پاکستانیوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ،⁶ (ii) پاکستان ریجی ٹینس انیشی ایٹو (پی آر آئی) کے تحت ملکی بینکوں کی جانب سے کیے گئے اقدامات، جن کے باعث اب پہلے سے زیادہ کارکن پاکستان میں اپنے خاندانوں کو باضابطہ ذرائع سے رقم بھیج رہے ہیں، (iii) رقوم کی منتقلی میں سہولت کے لیے ملکی بینکوں نے جدت پسند مصنوعات متعارف کرائی ہیں اور مارکیٹ کی کوریج میں بھی توسیع کی ہے، اور (iv) ملک میں ایٹمی مٹی لائڈ رنگ قوانین مزید سخت کیے گئے ہیں اور رقوم کی بے ضابطہ منتقلیوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

4 پاکستان کو اتحادی سپورٹ فنڈ کے 371 ملین ڈالر اگست میں، اور 364 ملین ڈالر ستمبر 2014ء میں موصول ہوئے تھے۔

5 سالانہ منصوبہ 2014-15ء میں حکومت نے گزشتہ سال کی 15.8 ارب ڈالر حقیقی ترسیلات زر کے مقابلے میں 16.7 ارب ڈالر کا ہدف مقرر کیا ہے۔

6 بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ایملی گرانٹ کے مطابق 2014ء میں 752,466 پاکستانی روزگار کے حصول کے لیے بیرون ملک گئے جبکہ 2013ء میں 622,714 افراد گئے تھے۔

جدول 5.3: سرمایہ اور مالی کھاتہ			
ملین ڈالر			
تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ	
مالی سال 14ء	مالی سال 15ء	مالی سال 14ء	مالی سال 15ء
1,603	45	1,766	314
576	885	-1,568	-1,117
295	186	741	711
20	-72	125	1,115
-	-	-	1,000
32	-83	5	398
670	595	2,011	2,546
638	512	2,006	2,148

ماخذ: بینک دولت پاکستان

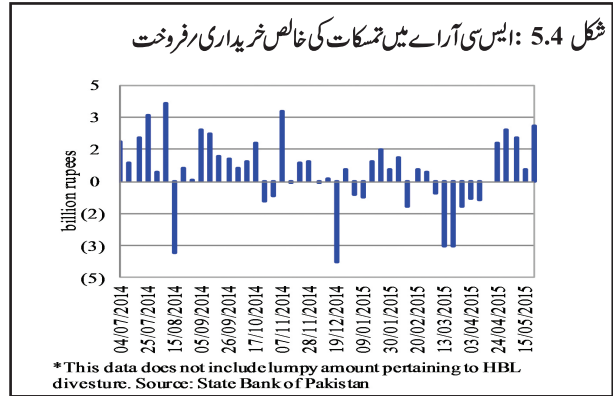
5.3 سرمایہ و مالی کھاتہ

میں 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملک کے سرمایہ و مالی کھاتے میں مندی کا ایک اور دورانیہ دیکھا گیا۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور جزدانی سرمایہ کاری دونوں گزشتہ سال سے کم رہیں جبکہ زر مبادلہ قرضوں کے بیشتر وعدے تاحال پورے نہیں ہو سکے۔

سال کے دوران ملک میں کوئی بڑی سرمایہ کاری نہیں ہوئی ماسوائے چین کی سرمایہ کاری کے جو اس نے ٹیلی کام، قابل تجدید توانائی اور موٹر سائیکل انڈسٹری میں کی۔⁷ جولائی تا مارچ میں 15ء کے دوران مجموعی

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی (خالص) آمد گزشتہ سال کی نسبت درحقیقت کم ہوئی ہے، اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آنے والی رقم موجودہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع / منافع منقسمہ کی واپسی کے مقابلے میں بہت کم ہے۔⁸

جزدانی سرمایہ کاری کے لیے بھی زیادہ سرگرمی نہیں دیکھی گئی۔⁹ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ میں 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کے ایس



ای 100 اشاریہ میں 15 فیصد کی بڑی حد تک بیرونی فروخت کاری کا نتیجہ تھی (دیکھیے شکل 5.4)۔ تاہم خلیج میں سیاسی کشیدگی جب اپریل میں کسی حد تک کم ہوئی تو ملکی ایکس چینجوں میں سرمایہ کاری سرگرمیاں بحال ہوئیں۔ اس بحالی کو مزید سہارا اپریل کے دوران حبیب بینک کے حصص کی فروخت سے ملا (زر مبادلہ کا حصہ 764 ملین ڈالر تھا)۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ مستقبل قریب میں نجکاری سے متعلق مزید قوم آنے والی ہیں جو اگلے مہینوں کے دوران بیرونی سرمایہ کاری کے لیے باعث ترغیب ہوں گی (جدول 5.4)۔¹⁰

7 چائنہ موبائل کمپنی نے پاکستان میں اپنے ذیلی ادارے چائنہ موبائل پاکستان (سی ایم پاک - زونگ) میں 168 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی جو صارفین کو تھری جی فوری ڈیٹا سروسز کی فراہمی کی غرض سے اپنے نیٹ ورک کی ترقی کے لیے کی گئی۔

8 جولائی تا مارچ میں 15ء کے دوران پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع کی بیرونی ترسیل 2.2 ارب ڈالر ہوئی۔

9 صرف مارچ 2015ء میں جزدانی سرمایہ کاری میں سے 106 ملین ڈالر اخراج ہوا۔

10 حکومت نے اگرچہ اکثر ڈسکوز، پاکستان اسٹیل، پی آئی اے اور نیشنل پاور کنسٹرکشن کارپوریشن کی نجکاری کے لیے مالی مشیران مقرر کر دیے ہیں تاہم نجکاری کا عمل تاخیر کا شکار ہے۔

جدول 5.4: پی ایس ایز کی نجکاری کا نظام الاوقات		
پی ایس ایز	سودا	نظام الاوقات
نیشنل پاور کنسٹرکشن کارپوریشن	اسٹریٹجک اثاثے کی 88 فیصد فروخت	آخر جون 2015ء
ماری پیٹرولیم لمیٹڈ	حکومت پاکستان کے 18.39 فیصد حصص کی فروخت	آخر ستمبر 2015ء
پاک عرب ریفرنسری لمیٹڈ (پارکو)	10 تا 15 فیصد کپیتی حصص	آخر دسمبر 2015ء
نادرل پاور جنریشن کپیتی لمیٹڈ	اسٹریٹجک اور اثاثے کی فروخت	آخر دسمبر 2015ء
پاکستان اسٹیل ملز (پی ایس ایم)	اسٹریٹجک اور اثاثے کی فروخت	آخر دسمبر 2015ء
کوٹ اود پاور کپیتی (کسیکو)	حکومت پاکستان کے 49.25 فیصد حصص کی فروخت	آخر دسمبر 2015ء
پاکستان انڈرٹینشل ایئر لائنز (پی آئی اے)	حکومت پاکستان کے 26 فیصد حصص کی فروخت	آخر دسمبر 2015ء
ماخذ: آئی ایم ایف کنٹری رپورٹ 162/15		

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران پاکستان میں زیر مبادلہ قرضوں کی خالص آمد میں اضافہ ہوا جس کی وجہ بین الاقوامی مالی اداروں سے بھاری رقوم کی وصولی ہے (مثال کے طور پر اسلامی ترقیاتی بینک سے 987 ملین ڈالر، اور ایشیائی بینک سے 364 ملین ڈالر)۔ تاہم م س 15ء کی تیسری سہ ماہی میں رقوم کی ادائیگیاں مجموعی وصولیوں سے بڑھ گئیں (جدول 5.2)، کیونکہ بجٹ میں درج بہت سی رقوم حقیقتاً حاصل نہ ہو سکیں۔ مثال کے طور پر ایشیائی بینک، آئی ڈی اے، اور جپین سے 3 ارب ڈالر کی وصولی کا مالی سال کے بقیہ حصے میں انتظار ہوگا۔¹¹

بین الاقوامی مالی اداروں سے زیر مبادلہ قرضوں کی بحالی پاکستان کے توازن ادائیگی کے لیے یقیناً اچھی خبر ہے، تاہم یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ رقوم دراصل مستقبل میں قرضوں کی واپسی کا بوجھ بڑھا رہی ہیں۔ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضوں کی واپسی 4.1 ارب ڈالر تک جا پہنچی ہے (عبوری) جو ملک کی برآمدات کے 23 فیصد سے زائد ہے۔ یہ صورت حال دراصل پاکستان کے جاری کھاتے میں بہتری لانے کا تقاضا کرتی ہے، خصوصاً برآمدات کو فروغ دے کر، تاکہ مستقبل میں ادائیگی کی استعداد بڑھائی جائے۔

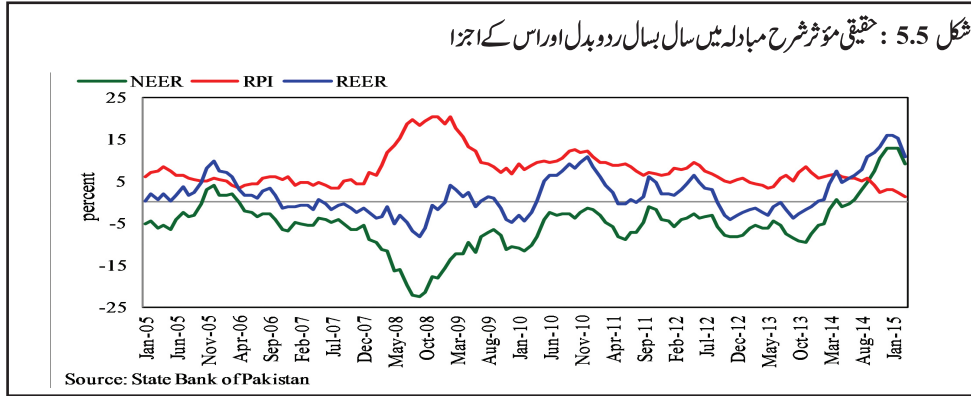
5.4 شرح مبادلہ

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر امریکی ڈالر کے مقابلے میں 3.1 فیصد گر گئی۔ اس کی کی جزوی عکاسی اسٹیٹ بینک کی بین الیمنٹک بازار سے زیر مبادلہ خریداری سے ہوتی ہے، ویسے توازن ادائیگی کے تسلی بخش ہونے کی بنا پر پاکستانی روپے کے بارے میں احساسات مثبت رہے۔ بہر حال، حقیقی معنوں میں پاکستانی روپے کی قدر اسی مدت کے دوران بڑھ چکی گئی۔^{12,13}

11 اقتصادی امور ڈویژن کے مطابق بیرونی اقتصادی تعاون کے لیے م س 15ء کے دوران جپین سے 1.5 ارب ڈالر ملنے کا تخمینہ ہے جس میں سے 565 ملین ڈالر جولائی تا مارچ کے دوران موصول ہو گئے۔ اسی طرح ایشیائی بینک اور آئی ڈی اے سے پورے سال کے بالترتیب 1.1 ارب اور 1.7 ارب ڈالر تخمینے میں سے حکومت کو جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 364 ملین اور 209 ملین ڈالر موصول ہو چکے ہیں۔

12 نامیہ مؤثر شرح مبادلہ ایک پول میں موجود تمام بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں ملکی کرنسی کی مالیت ظاہر کرتی ہے۔ دوطرفہ شرح مبادلہ کے اشاریے کے طور پر اس کا تخمینہ لگایا جاتا ہے جس میں ہر تجارتی شریک ملک کا حصہ وزن شامل ہوتا ہے۔ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ جاننے کے لیے نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کو ملکی قیمتوں اور غیر ملکی قیمتوں کے باہمی تناسب یعنی نسبی اشاریہ قیمت کے ذریعے ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔

13 حقیقی مؤثر شرح مبادلہ اشاریہ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 7.6 فیصد بڑھ گیا ہے۔



جیسا کہ شکل 5.5 میں دکھایا گیا ہے، گزشتہ عشرے کے دوران حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں اضافے کے دورانے چند ایک تھے، تاہم ان میں سے بیشتر میں اضافے کا سبب نسبی اشاریہ قیمت میں ہونے والا اضافہ تھا، نامیہ معنوں میں ان دورانیوں میں روپیہ کمزور ہوا تھا۔ بہر حال حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں حالیہ اضافے میں نسبی قیمتوں کا کردار کم ہے،¹⁴ کیونکہ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں خاصا اضافہ ہوا۔ اس اضافے کا سبب کرنسی کی عالمی مارکیٹ میں موجودہ افراطی ہے جس سے امریکی ڈالر کی قدر دیگر مضبوط کرنسیوں کے مقابلے میں تیزی سے بڑھی ہے (شکل 5.6 اور 5.7)۔

عالمی کساد بازاری سے نمٹنے کے لیے کئی سال تک چلائی گئی مربوط پالیسیوں کے بعد ترقی یافتہ ملکوں میں زری پالیسیاں 2014ء کے آغاز سے نمایاں طور پر تبدیل ہونے لگی تھیں۔ ادھر، فیڈرل ریزرو اثاثوں کی خریداری کا اپنا پروگرام منظر عام پر لایا، ادھر یورپی مرکزی بینک اور بینک آف جاپان نے اپنے اپنے بینکاری نظام میں بھاری مقدار میں سیالیت داخل کرنا شروع کر دی۔

فیڈرل ریزرو نے مقداری نرمی (QE) کے اپنے پروگرام میں جنوری 2014ء سے بتدریج تخفیف شروع کر دی تھی جسے امریکہ کی معیشت کے حوالے سے مثبت اشارہ سمجھا گیا تھا۔ چونکہ بتدریج تخفیف کے نظام الاوقات پر سختی سے عمل کیا جا رہا تھا، اس لیے امریکی معیشت کے بارے میں اعتماد مزید مستحکم ہوا۔ اس کے نتیجے میں فیڈرل فنڈ ریٹ میں اضافے کی توقعات سراٹھانے لگیں جس سے بھاری مقدار میں سرمایہ امریکہ میں آیا۔ امریکی ڈالر دیگر طاقتور کرنسیوں کے مقابلے میں طاقتور ہونا شروع ہوا اور اتنا طاقتور ہو گیا کہ 11 سال کی بلندی تک جا پہنچا۔ ابھرتی ہوئی معیشت والے چند ملکوں مثلاً میکسیکو، سنگا پور، ملائیشیا اور انڈونیشیا کی کرنسیاں بھی ڈالر کے مقابلے میں جھک گئی ہیں۔ البتہ چین، تھائی لینڈ، بھارت اور پاکستان پر اس کے اثرات نسبتاً کم پڑے۔

امریکہ کے برعکس، یورو خطے کے اقتصادی مسائل برقرار ہیں۔ یورپی مرکزی بینک کو 2014ء میں اثاثوں کی خریداری کا اپنا پروگرام شروع کرنا پڑا تھا جس نے شرح ہائے سود پر کمی کا دباؤ ڈالا۔ اس کے نتیجے میں زرمبادلہ سرمایہ خارج ہونے لگا اور یورو لڑکھڑا گیا۔ یونان کا بڑھتا ہوا بحران،

¹⁴ درحقیقت نسبی اشاریہ قیمت میں سست روی حال میں مستحکم طاقتور پاکستانی روپے سے آئی ہے، جس نے گرانی کی توقعات کو محدود رکھنے میں مدد دی ہے۔

دیوالیہ ہونے کے خدشات اور مشترکہ کرنسی سے یونان کے ممکنہ اخراج نے احساسات کو یورو کے مزید خلاف کر دیا ہے۔ بحیثیت مجموعی، یورو کی قدر جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران ڈالر کے مقابل 28.7 فیصد، اور پاکستانی روپے کے مقابل 23.5 فیصد گری۔ چونکہ یورو کا پاکستان کی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ باسکٹ میں مجموعی وزن 23.6 فیصد ہے اس لیے اس کی کمزوری سے مجموعی نامیہ مؤثر شرح مبادلہ بڑھ گئی۔

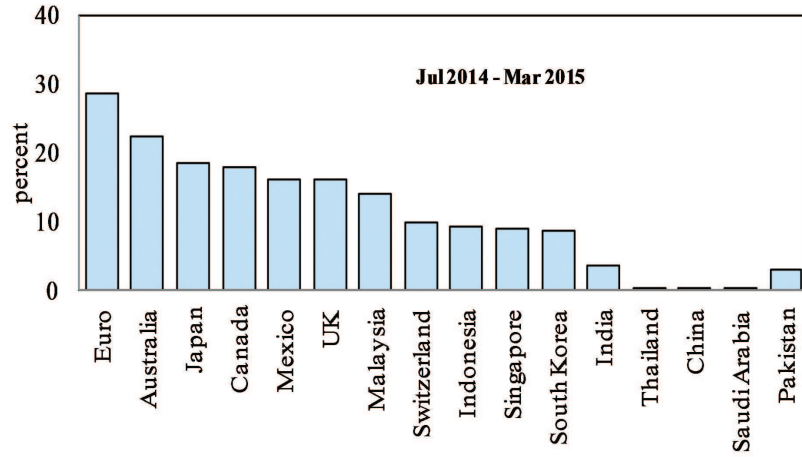
جیسا کہ ہم سیکشن 5.5 میں دیکھیں گے، پاکستان کی برآمدات پر حقیقی پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کے براہ راست اثر کا کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران یورو کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے سے حجم اور حصہ دونوں کے لحاظ سے یورپی یونین کو پاکستانی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔¹⁵ اس کا سبب یہ ہے کہ یورو کے مقابلے میں نہ صرف پاکستانی روپے کی قدر بڑھی ہے بلکہ دیگر کرنسیوں خصوصاً ہمارے حریفوں کی کرنسیوں کی قدر میں بھی اضافہ ہوا ہے۔¹⁶ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کے اشاریوں (جے پی مورگن کے اخذ کردہ) سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارتی روپے، چینی یوآن اور تھائی لینڈ کا بھارت، پاکستان کے مقابلے میں زیادہ مضبوط رہے۔¹⁷

15 جہاں تک غیر یورپی یونین منڈی کا تعلق ہے، اس کی برآمدات میں کاؤمہ دار بڑی حد تک غیر قیمت عوامل ہیں۔

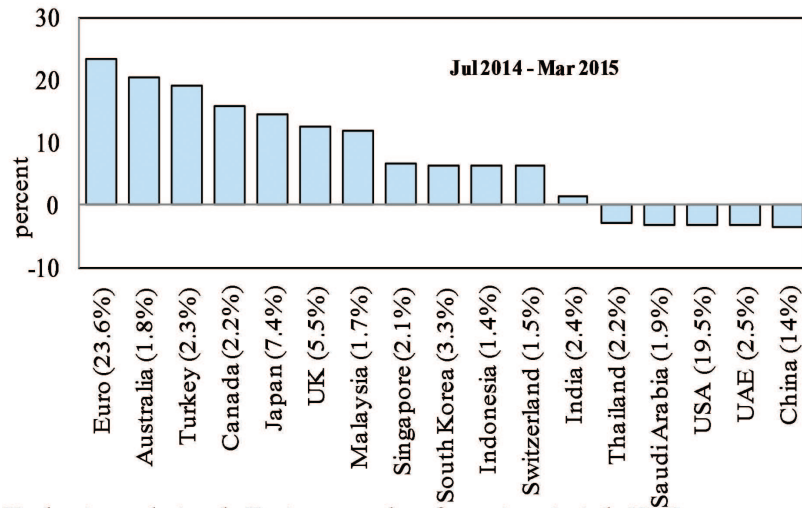
16 مثلاً، مالی سال کے آغاز سے یورو کے مقابلے میں بھارتی روپے کی قدر میں 19.8 فیصد، چینی یوآن کی قدر میں 26.3 فیصد اور تھائی بھارت کی قدر میں 25.7 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

17 حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کے متعلق جے پی مورگن کے اشاریے کو مختلف ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی مسابقت جانچنے کے لیے اخذ کیا جاتا ہے۔ اس ڈیٹا کے مطابق پاکستان کے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں جولائی تا اپریل مالی سال 15ء کے دوران 3.8 فیصد کا اضافہ قدر ہوا جو کہ بھارت کی قدر میں 4.6 فیصد اضافے، چین کے 13.0 فیصد اور تھائی لینڈ کے 8.2 فیصد (ماخذ: ہیور) اضافے سے کم ہے۔ بنگلہ دیش کا ڈیٹا دستیاب نہیں ہے۔

شکل 5.6: امریکی ڈالر کی قدر میں اضافہ کی بمقابلہ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ باسکٹ میں شامل کرنسیاں



شکل 5.7: پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ کی بمقابلہ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ باسکٹ میں شامل کرنسیاں



Numbers in parentheses is on the X-axis, represent share of respective region in the NEER
Source: State Bank of Pakistan

5.5 تجارتی کھاتہ¹⁸

جدول 5.5: بیرونی تجارت (کسٹمز کا ڈیٹا)			
تجارتی خسارہ	برآمدات	درآمدات	
قدرار پٹرولیم			
6.5	12.5	6.0	پہلی سہ ماہی م س 15ء
5.6	11.7	6.1	دوسری سہ ماہی م س 15ء
4.0	9.9	5.9	تیسری سہ ماہی م س 15ء
16.1	34.0	17.9	جولائی تا مارچ م س 15ء
14.0	33.0	19.1	جولائی تا مارچ م س 14ء
سال بسال نمو فیصد میں			
44.4	11.6	-10.4	پہلی سہ ماہی م س 15ء
22.8	11.2	2.3	دوسری سہ ماہی م س 15ء
-18.9	-13.3	-9.0	تیسری سہ ماہی م س 15ء
14.9	2.8	-6.0	جولائی تا مارچ م س 15ء
-5.3	0.8	5.9	جولائی تا مارچ م س 14ء

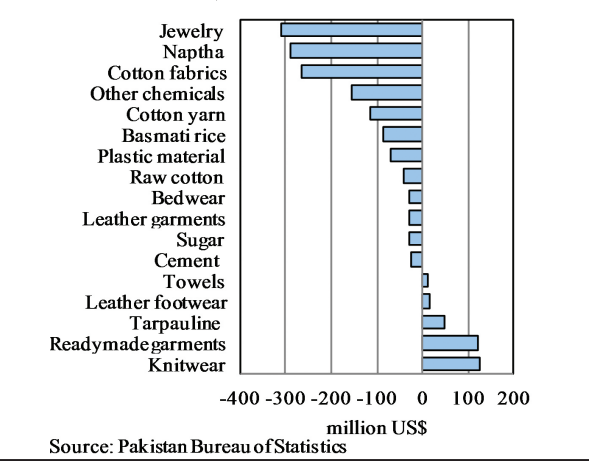
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کسٹم کے ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران تجارتی خسارے میں 14.9 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ بلند خسارہ زیادہ تر مالی سال 15ء کی دوسرے ماہیوں میں دیکھا گیا جبکہ تیسری سہ ماہی میں درآمدات میں نمایاں کمی کی وجہ سے خسارہ کافی کم ہو گیا تھا (جدول 5.5)۔

برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران برآمدات میں 6.0 فیصد کمی سال بسال کی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اضافہ ہوا تھا۔ یہ کمی وسیع البینا دھتی لیکن زیورات، نیفتھا، سوتی کپڑوں اور چاول میں بڑی زیادہ نمایاں تھی (شکل 5.8)۔

شکل 5.8: جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران اہم برآمدات (سال بسال تبدیلی)



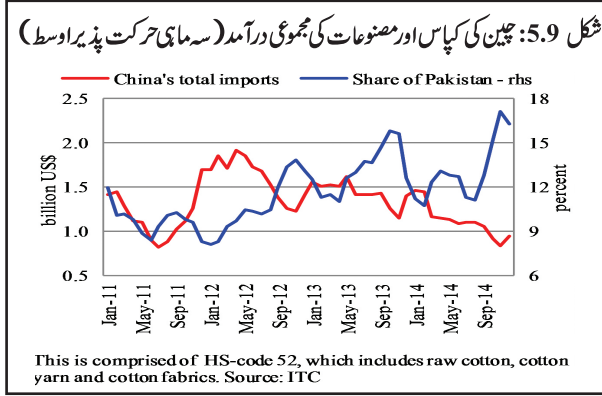
Source: Pakistan Bureau of Statistics

سونے کی درآمد پر پابندیاں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران زیورات کی درآمد میں کمی کا سبب حکومت کی جانب سے سونے کی درآمد پر عائد کی جانے والی پابندیاں تھیں۔ حکومت 2013ء اور 2014ء کے دوران سونے کی درآمد پر معادی پابندیاں عائد کرتی رہی ہے جس کا مقصد بھارت کو اسٹیلنگ

روکنا اور کرب مارکیٹ پر زرمبادلہ کے بوجھ میں کمی کرنا تھا۔¹⁹ وزارت تجارت نے اپریل 2014ء میں ملک میں سونے کی درآمد پر خصوصی

18 سیکشن پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے دیے گئے کسٹمز ڈیٹا پر مبنی ہے۔ ہم اس معلومات کو اس لیے استعمال کرتے ہیں کہ اس میں برآمدات اور درآمدات کی قدر فراہم کی جاتی ہے، جب اشیاء مادی طور پر درآمد ہوتی ہیں۔ ڈیٹا کے اس مجموعے کو تجزیاتی مقاصد کے لیے ادا نیگیوں کے ریکارڈ کے ڈیٹا پر سبقت بھی حاصل ہے کیونکہ اس کی معلومات میں مقدار اور امکانی قدریں شامل ہوتی ہیں۔ اس سیکشن کی معلومات، ادا نیگیوں کے اندراج شدہ ڈیٹا سے مماثلت نہیں رکھتی جنہیں ادا نیگیوں کے توازن میں درج کیا جاتا ہے۔ ڈیٹا کے ان دو سلسلوں کے درمیان فرق کو زیادہ سمجھنے کے لیے براہ مہربانی دیکھیے اعداد و شمار کی توضیح۔

19 تفصیلات کے لیے دیکھیے مالی سال 2013-14ء کے متعلق بینک دولت پاکستان کی تیسری سہ ماہی رپورٹ۔



قواعد وضع کیے تھے جن کے تحت ماہانہ درآمدی مقدار پر محدود کرکے کے ساتھ ساتھ فی سودا حجم پر پابندیاں عائد کی گئیں۔²⁰ مزید برآں، درآمد کے مقصد کو زیورات کی برآمد تک محدود کر دیا گیا ہے جو سونے کی درآمد کے 180 دنوں میں حاصل ہونا ضروری ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے زیورات کی مجموعی برآمدات میں سونے کے زیورات کا حصہ 86 فیصد ہے جس کے لیے پاکستان درآمدی سونے پر بھاری انحصار کرتا ہے۔

موجودہ قیمت پر نیفتھا کی برآمد قابل عمل نہیں نیفتھا کی پیداوار میں 18 فیصد نمو کے باوجود جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران اس کی برآمدات میں تیزی سے کمی واقع ہوئی۔ اس کمی کا سبب کمزور عالمی قیمتیں ہیں جنہوں نے اس کی برآمد کو تقریباً غیر نفع بخش بنا دیا ہے۔ فی الوقت مقامی ریفا نٹریز نیفتھا کو طلب کے حامل پیٹرول میں پروسیس کرنے کے آپشنز کا جائزہ لے رہی ہیں اور آئسو مر انٹرنیشنل یونٹس کے قیام کے لیے بھاری سرمایہ کاری کر رہی ہیں جو نیفتھا کو پیٹرول میں منتقل کر دے گا۔

کمزور چین اور بنگلہ دیش، پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کو متاثر کر رہے ہیں چین پاکستان کی کپاس اور اس کی مصنوعات (دھاگہ اور کپڑا) کا بڑا خریدار ہے۔ گزشتہ دو برسوں کے دوران سوتی مصنوعات (خصوصاً کپڑوں) کے لیے چین کی طلب کم ہو رہی ہے کیونکہ اسے اپنی بلند قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی برآمد میں سست روی (یورپی یونین کی کساد بازاری، چین کی برآمدات کو متاثر کر رہی ہے) کا سامنا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ چین کی منڈی میں پاکستان کے حصے میں مالی سال 15ء کے دوران اضافہ ہوا (شکل 5.9)۔ سوتی دھاگے کی برآمدات کی مقدار تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر رہی ہے لیکن پست اکائی قیمتیں پاکستانی برآمدات کی قدر میں کمی کا باعث بنیں۔

بنگلہ دیش کو دو سال قبل اپنی ایک گارمنٹ فیکٹری میں پیش آنے والے آتشزدگی کے واقعے کی وجہ سے درآمد کنندگان کی جانب سے سخت رد عمل کا سامنا ہے۔²¹ امریکہ کے درآمد کنندگان نے فیکٹریوں میں کارکنوں کی حفاظت پر زیادہ سخت موقف اختیار کیا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی

20 ماخذ: ایس آر او 328 (1)/2014ء، وزارت تجارت، حکومت پاکستان۔

21 بنگلہ دیش کی مجموعی نٹ برآمدات جولائی تا اپریل مالی سال 14ء کے 17 فیصد سے گر کر جولائی تا اپریل مالی سال 15ء کے دوران صرف 2 فیصد رہ گئی ہیں۔ اسی طرح، جالی دار گارمنٹس کی برآمدات میں نمو جولائی تا اپریل مالی سال 14ء کے 14 فیصد سے گر کر جولائی تا اپریل مالی سال 15ء میں صرف 3.9 فیصد رہ گئی ہے (ماخذ: ایکسپورٹ پروموشن بورڈ، بنگلہ دیش)۔

جدول 5.6: چاول کی برآمدات (جولائی تا مارچ)						
ملین ڈالر						
مالی سال 15ء			مالی سال 14ء			
قدر میں تبدیلی	قیمت کا اثر	مقداری اثر	قدر میں تبدیلی	قیمت کا اثر	مقداری اثر	
-97.2	-94.5	-2.7	280.1	15.6	264.6	کل
-71.8	32.9	-104.7	69.8	68.0	1.8	باشقی
-25.4	-66.5	41.0	210.4	-7.4	217.7	دیگر
مآخذ: پاکستان فوٹر شماریات						

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

سال 15ء کے دوران امریکہ کو بنگلہ دیش کی ملبوساتی برآمدات میں 1.6 فیصد کمی آئی ہے۔^{22، 23} اس کے نتیجے میں بنگلہ دیش نے پاکستان اور دیگر ممالک سے کپڑے کی کم مقدار درآمد کی ہے۔

بھارت، متحدہ عرب امارات کی چاول

منڈی پر دوبارہ حاوی ہو رہا ہے

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران چاول کی

برآمدات میں نمایاں کمی ہوئی کیونکہ بازار کاری کے لحاظ سے پاکستان کا باشمقی چاول، بھارتی اقسام سے مسابقت کے قابل نہیں ہے۔ بھارت نے 2013ء میں ایران کو باشمقی چاول کی بھاری مقدار برآمد کی²⁴ جس سے اس کے ذخائر کم ہو گئے اور دیگر منڈیوں کے لیے دستیابی میں کمی واقع ہو گئی جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان بھارتی باشمقی چاول کی منڈی کا حصہ حاصل کرنے میں کامیاب رہا تھا، خصوصاً متحدہ عرب امارات میں۔²⁵ تاہم جنوری 2014ء میں ایران نے معیار کے مسائل کی وجہ سے بھارت سے چاول کی برآمد پر پابندی عائد کر دی تھی جس سے بھارتی اقسام کی اکائی قیمت کم ہو گئی۔²⁶ اس کے نتیجے میں بھارت کو متحدہ عرب امارات کی منڈی میں اپنا حصہ واپس لینے کا موقع مل گیا اور پاکستان کی برآمدات کم ہونا شروع ہو گئیں۔ خصوصاً جولائی تا فروری مالی سال 15ء کے دوران پاکستانی باشمقی چاول کی متحدہ عرب امارات کو برآمدات میں 26.4 فیصد کمی ہوئی ہے۔

جہاں تک غیر باشمقی چاول کا تعلق ہے، اس کی برآمدات میں کمی کا بنیادی سبب عالمی قیمتوں میں گراوٹ ہے (جدول 5.6)۔ برآمدات کی مقدار میں اضافہ ہوتا رہا ہے کیونکہ کینیا، موزمبیق اور سیرالیون سمیت متعدد افریقی ممالک میں اس کی مضبوط طلب موجود ہے۔ تاہم، پاکستانی برآمد کنندگان کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ تھائی لینڈ، جو کہ غیر باشمقی اقسام کے چاول کا سب سے بڑا برآمد کنندہ ہے حکومت کی جانب سے ذخائر بڑھانے کا پروگرام ختم ہونے کے بعد بتدریج اپنی برآمدات کو بڑھا رہا ہے۔^{27، 28}

22 آفس آف ٹیکسٹائل اینڈ ایپرل (OTEXA)، امریکی محکمہ برائے تجارت۔

23 بھارت اورویت نام امریکی منڈی میں اپنا حصہ بڑھانے میں کامیاب رہے۔

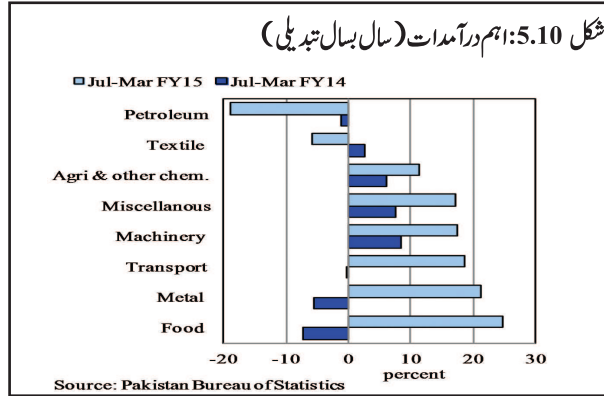
24 ایران دنیا میں باشمقی چاول درآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے اور اس کے چاول کا درآمدی بل ایک ارب ڈالر کا ہے۔ 2012ء میں ایران پر پابندیوں کے بعد بھارت نے ایران کے ساتھ باہمی تجارت کا ایک سمجھوتہ کیا جس سے ایران کو بھارتی باشمقی چاول کی برآمدات بڑھ گئیں۔ 2013ء میں بھارت نے ایران کو 1.6 ملین ٹن باشمقی چاول اور 2014ء کی پہلی ششماہی میں 537 ہزار ٹن برآمد کیا تھا۔

25 پاکستان نے 2013ء میں متحدہ عرب امارات کو 126 ہزار ٹن باشمقی چاول اور 2014ء کی پہلی ششماہی میں 94 ہزار ٹن برآمد کیے تھے۔

26 ایران نے نومبر 2013ء میں بھارت سے چاول کی برآمدات پر پابندی عائد کر دی تھی۔

27 تھائی حکومت نے 2011ء میں چاول کی خریداری کا ایک پروگرام شروع کیا تھا۔ اس پروگرام کے مطابق حکومت نے اپنے کاشت کاروں سے چاول بازار کی قیمت سے 40 تا 50 فیصد زیادہ قیمت پر خریدے تھے۔

28 ایف اے او کو توقع ہے کہ تھائی لینڈ کی برآمدات 2014ء کی سطح سے 2 فیصد بڑھ جائے گی اور 2015ء میں 11.2 ملین ٹن چاول برآمد کی جاسکتی ہے۔



درآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران درآمدات میں 2.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں صرف 0.8 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں خاصی کمی کا اثر غیر پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں نمایاں اضافے نے زائل کر دیا تھا (شکل 5.10)۔

جدول 5.7: پیٹرولیم مصنوعات کی مصنوع و درآمدی مقدار

درآمد ہزار میٹرک ٹن، نمو فیصد میں

پہلی ششماہی		تیسری ششماہی		نمو		
م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	نمو
3,364.8	2,602.4	1,451.4	1,371.0	-22.7	-5.5	فٹس آئل
1,419.8	1,338.6	423.1	583.9	-5.7	38.0	ڈیزل
1,069.5	1,161.0	513.7	869.7	8.6	69.3	پیٹرول
3,893.1	3,313.6	1,883.1	1,973.8	-14.9	4.8	خام تیل

ماخذ: اوسی اے سی

پیٹرولیم درآمدات: قیمت کے اثر کو

بالادستی حاصل رہی

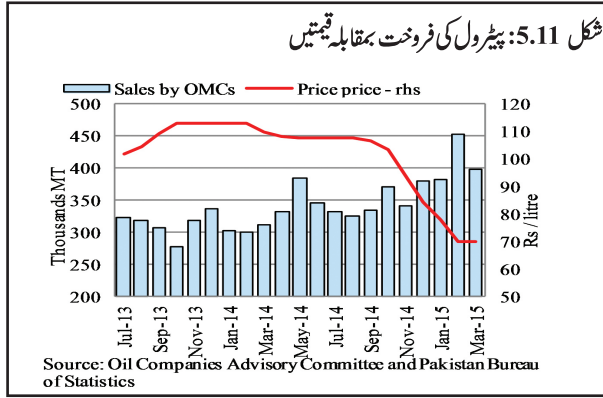
جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران پیٹرولیم کی درآمدات میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 2 ارب ڈالر (19 فیصد) کمی واقع ہوئی۔ اس کی اہم سبب تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی تھی اگرچہ درآمدات کی مقدار بھی 3.4 فیصد کم ہوئی ہے۔

مقدار میں کمی خام تیل میں زیادہ نمایاں تھی۔ مقامی ریفاائنریوں کے ساتھ نقد رقوم کے مسائل جو گردش قرضے کے دوبارہ ابھرنے سے نمودار ہوئے تھے، انہوں نے گزشتہ برس کی نمو کی رفتار کو برقرار رکھنے کا موقع نہیں دیا۔²⁹ تیل کی عالمی قیمتوں کی غیر یقینی صورت حال اور اس کے نتیجے میں ذخائر کے نقصانات کے خوف نے بھی خام تیل مزید درآمد کرنے کے لیے ریفاائنریوں کی حوصلہ شکنی کی۔ اس کے نتیجے میں تیل کی بازار کاری کرنے والی کمپنیوں کو صارفین کی بڑھتی ہوئی طلب پوری کرنے کے لیے تیار مصنوعات زیادہ درآمد کرنا پڑیں (جدول 5.7)۔

پیٹرولیم مصنوعات میں پیٹرول اور ہائی اسپید ڈیزل کی طلب سب سے زیادہ مضبوط رہی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حکومت صارفین کو تیل کی عالمی قیمت میں کمی کا اثر تیزی سے منتقل کر رہی تھی۔ چونکہ جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران سی این جی کی قیمتیں تبدیل نہیں ہوئی ہیں، اس لیے ہوسکتا ہے کہ پیٹرول ڈیزل کی قیمتوں میں کمی نے بعض صارفین کو سی این جی کے استعمال کی ترغیب نہ دی ہو۔³⁰

²⁹ جولائی تا مارچ کی بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 15ء میں پیٹرولیم ریفاائننگ مصنوعات کی پیداوار میں صرف 2.5 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 9.5 فیصد تھی۔

³⁰ جولائی 2014ء میں 6 فیصد اضافے کے بعد اگست 2014ء سے سی این جی کی قیمت میں تبدیلی نہیں آئی اور یہ 73.04 روپے فی کلو گرام کی سطح پر رہی ہے۔ اگرچہ سی این جی کی قیمتیں پیٹرول سے کم رہی ہیں لیکن اس کا فرق تیزی سے کم ہوا ہے۔ منتولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پست فرق کی وجہ سے بعض صارفین سی این جی اسٹیشنوں پر قطاروں میں انتظار کرنے کے بجائے ایندھن کے ٹینک بھرے رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔



خصوصاً، دسمبر 2014ء سے قیمت میں کمی کے باعث فروخت مستحکم رہی (شکل 5.11)۔ تیسری سہ ماہی کے دوران پیٹرول اور ڈیزل کی فروخت میں سال بسال بنیادوں پر تقریباً 35 فیصد نمو ہوئی۔³¹ منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ کم قیمت کی وجہ سے اپنے ایندھن کے ٹینک بھرے رکھنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ جنوری میں اس کی طلب اتنی مضبوط تھی کہ تیل کی بازارکاری کرنے والی مقامی کمپنیاں حیران رہ گئی تھیں کیونکہ ریفائنریوں

سے رسد میں کمی کی وجہ سے ملک بھر میں پیٹرول کی شدید قلت پیدا ہو گئی تھی اور ذخائر طلب کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھے۔³² اس لیے فروری کی درآمدات کی سطح غیر معمولی طور پر بلند تھی۔³³

جہاں تک فرنس آئل کا تعلق ہے اس کی طلب میں اعتدال رہا ہے۔ اگرچہ فرنس آئل کی قیمتوں میں بھی اس مدت کے دوران تیزی سے کمی ہوئی ہے، لیکن خوردہ پاورٹیف میں اس تناسب سے کمی واقع نہیں ہوئی۔ ایندھن کی لاگت کی مطابقت میں کم از کم دو مہینے (اوسطاً) لگ جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں، بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کو بھی گردش قرضے (ریفائنریوں جیسے) کے باعث سیالیت کی قلت کا سامنا ہے اس لیے فرنس آئل کے لیے ان کی طلب کم ہو گئی تھی۔

غیر تیل درآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران فولاد کی درآمدات (اسکرپ اور مصنوعات دونوں) بڑھ کر 2.0 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلند سطح پر پہنچ گئیں۔ ان میں 35 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی۔ بلند طلب سرکاری و نجی دونوں شعبوں میں ملکی تعمیراتی سرگرمی میں اضافے کی عکاس ہے۔³⁴ سرکاری منصوبوں میں راولپنڈی اسلام آباد میٹروپولیٹن، ملتان فیصل آباد میٹروپولیٹن، پورٹ قاسم پرائیویٹ این جی ٹریڈنگ قابل ذکر ہیں۔

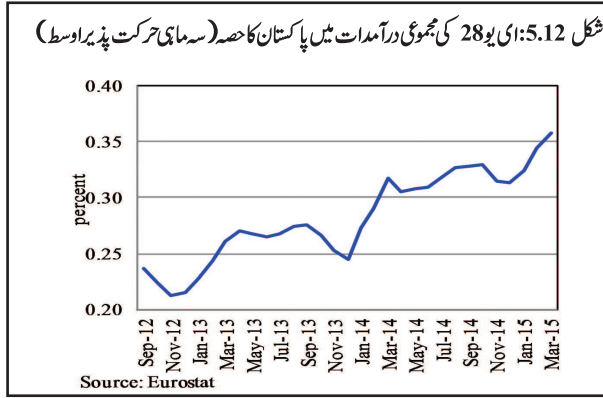
جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران گاڑیوں کی طلب مضبوط رہی جس سے ملک میں مکمل ساختہ نیم ساختہ اکیٹیوں کی درآمد بڑھ گئی۔ کروڑوں کے نئے ماڈل میں عوام کی انتہائی دلچسپی اور پنجاب حکومت کی یلو کیب اسکیم ملک میں کاروں کی فروخت کو بڑھانے کا سبب بنی (باب 2)۔ مزید برآں، ریلوے سے متعلق سامان کی درآمدات بھی اس مدت کے درمیان مضبوط رہی ہیں۔ یہ درآمدات پاکستان ریلوے کی عملی استعداد

31 جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران پیٹرول کا اوسط صرف گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 18.4 فیصد بلند رہا ہے۔

32 جنوری کے دوران دور ریفائنریوں کو آپریشنل مسائل کی وجہ سے بندش کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

33 پاکستان نے فروری 2015ء میں 306 ہزار میٹرک ٹن پیٹرول درآمد کیا جو فروری 2014ء کی درآمدات سے دو گنا تھا۔

34 یہ بات جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران سینٹ کی مقامی ترسیل میں 8.4 فیصد اضافے سے بھی عیاں ہے (ماخذ: اے پی سی ایم اے)۔



بڑھانے اور اس کے نقصانات میں کمی کے اقدامات کی عکاس ہیں۔

5.6 امکانات

جغرافیائی لحاظ سے پاکستانی برآمدات کا ارتکاز یورپی یونین اور امریکہ میں رہا ہے۔ یورپی یونین کو درآمدات، خصوصاً ٹ ویسز اور جالی دار ملبوسات جیسی قدر اضافی کی حامل اشیاء، میں مجموعی کمی

کے باوجود یورپی یونین کی منڈی میں پاکستان کی برآمدات ابھی تک مضبوط ہیں۔ اس کا اہم سبب جی ایس پی پلس حیثیت کا ملنا ہے جس سے پاکستان کو دیگر برآمد کنندگان کا حصہ لینے میں مدد ملی (شکل 5.12)۔ تاہم، دیگر منڈیوں کو برآمدات میں کمی واقع ہوئی ہے۔

آئندہ مہینوں میں یہ دیکھنا باقی ہے کہ یوروزون کی معیشت یورپی مرکزی بینک کی جانب سے سیالیت کے ادخالات پر کیا رد عمل ظاہر کرتی ہے۔ یونانی بحران سے متعلق غیر یقینی صورت حال کا حل ابھی تلاش کیا جانا باقی ہے۔ اچھی خبر یہ ہے کہ حالیہ کمزوری کے بعد یورو کی بحالی شروع ہو گئی ہے اور وسط مارچ 35 میں اس کی قدر میں انتہائی کمی کے بعد سے امریکی ڈالر کے مقابلے میں یہ 8 فیصد بڑھی ہے۔ شرح ہائے سود پر امریکی مرکزی بینک کا تذبذب اور بیرونی گاری کے حالیہ اعداد و شمار، اپریل اور مئی میں امریکی ڈالر کو کمزور کرنے والے اہم عوامل تھے۔

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے، جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران اس کی معیشت میں سکڑاؤ دیکھا گیا کیونکہ مضبوط ڈالر نے نہ صرف برآمدات کو متاثر کیا بلکہ اس سے کارپوریٹ منافع پر بھی ضرب لگی ہے۔ خردہ قیمتیں اپریل میں کمزور رہیں، جس کی وجہ سے 2015ء کی دوسری سہ ماہی میں مضبوط بحالی کی امیدیں کم ہیں۔ اس موقع پر فیڈرل فنڈ کے نرخوں میں اضافہ، امریکی ڈالر کے مزید استحکام کے باعث نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے، ہمیں امید نہیں ہے کہ مستقبل قریب میں پاکستان کی برآمدات بڑھیں گی۔

برآمدات میں طویل مدتی نمو کے لیے ہم وسائل کی بنیاد میں توسیع (بلند معیار کے حامل کپاس اور چاول کے بیجوں کی دستیابی میں اضافہ)، مصنوعات کی رینج میں اضافے، منڈی کے تنوع (جیسے افریقہ اور روس میں جگہ بنانا)، اہم درآمدی خام مال (جیسے پولی ایسٹر فائبر) کے ٹیرف میں کمی اور بہتر ٹیکنالوجی کے استعمال جیسے معیشت کو درپیش ساختی مسائل سے نمٹنے پر زور دیں گے۔ جہاں تک درآمدات کا تعلق ہے، پاکستان کو درآمدی توانائی پر اپنے انحصار میں کمی کے لیے سرگرمی کے ساتھ تمام امکانات کو بروئے کار لانا چاہیے۔ ملکی و بیرونی سرمایہ کاروں کو تیل و گیس کی دریافت میں توسیع کے لیے ضروری ترغیبات ضرور مہیا کی جانی چاہئیں جبکہ تھرکول کو قابل استعمال بنانے کے عمل میں تیزی لائی جائے۔ مزید برآں، غیر ضروری درآمدات (خصوصاً تیار غذائی اشیاء اور اشیائے تعیش) کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے جبکہ خوردنی تیل کی پیکلر، پست

35 یورو کی قدر میں 13 مارچ کو صرف 0.95 / امریکی ڈالر اور 6 مئی کو صرف 0.88 / امریکی ڈالر اضافہ ہوا ہے (ماخذ: بلومبرگ)۔

ٹیکنالوجی کی حامل الیکٹرانکس، پلاسٹک اور ربڑ کی قدر افزائی کی حامل صنعتوں کا درآمدی متبادل تلاش کرنا از حد ضروری ہے۔

مختصر یہ کہ متعلقہ فریقوں کو چاہیے کہ وہ مل جل کر بیٹھیں اور ملک کے لیے صنعتی و تجارتی لحاظ سے پائیدار پالیسیاں تشکیل دیں۔ وزارت تجارت، وزارت صنعت، منصوبہ بندی کمیشن، بورڈ آف انوسٹمنٹ، انجینئرنگ ڈویلپمنٹ بورڈ اور ٹی ڈی اے پی کا کردار غیر اہم ہونا جاریا ہے۔